ساتھہ نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نا درست ہی اور
انھون نے زنا سے وطی کئی ہوئی یا شہوت سے
مس وغیرہ کئی ہوئی عورت کے ساتھہ نکاح اپنا
مذہب شافعی مین درست ہی اور حنفی مذہب مین
درست نہین طرح بارہوین اپنے نکاح صحیح
مین ہی سو عورت کے ساتھہ اپنی وطی ہوئی نہو گی وہ
عورت جب تک کہ اپنے نکاح مین ہی تب تک
اس عورت کی رضاعی بیٹی اور یہہ تین طرح کی
رضاعی پوتی اور یہہ تین طرح کی رضاعی نواسی کے
ساتھہ نکاح اپنا حرام و نا درست ہی اور
جب وہ عورت وطی کرنے کے آگے اپنے

نکاح سے دور ہو جاوے یا مر جاوے تو اسکی
رضاعی بیٹی اور تین طرح کی رضاعی پوتی اور تین
طرح کی رضاعی نواسی کے ساتھ نکاح اپنا درست
ہے اور جو عورت کہ اپنے نکاح میں ہے سو عورت
کے ساتھ اپنی وطی ہوئی ہووے یا نہ ہوئی ہووے
وہ عورت جب تک کہ اپنے نکاح میں ہے تب
تک اس عورت کی تین طرح کی رضاعی بہن اور تین
طرح کی رضاعی سوتیلی بہن اور تین طرح کی رضاعی
ستری بہن اور ایکیس طرح کی رضاعی پھوپی اور
ایکیس طرح کی رضاعی خالہ اور اس عورت
کے نسبی باپ اور ما اور دادا اور دادی اور نانا

اور نانی مین سے ہر ایک کی اکیس اکیس طرح
کی رضاعی پھوپی اور اکیس اکیس طرح کی رضاعی
خالہ اور اس عورت کے رضاعی باپ اور ما اور
تین طرح کے رضاعی دادا اور تین طرح کی رضاعی
دادی اور تین طرح کے رضاعی نانا اور تین
طرح کی رضاعی نانی ان مین سے ہر ایک کی چوبیس
چوبیس طرح کی رضاعی پھوپی اور چوبیس طرح کی
رضاعی خالہ اور اس عورت کے نسبی سگے بھائی اور
نسبی سوتیلے بھائی اور نسبی متربے بھائی مین
سے ہر ایک کی رضاعی بیٹی اور تین طرح کی
رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی نواسی

اور اس عورت کے تین طرح کے سگے بھائی اور
تین طرح کے رضاعی سوتیلے بھائی اور تین طرح کے
رضاعی مترے بھائی ان میں سے ہر ایک کی
نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی اور رضاعی
بیٹی اور تین طرح کے رضاعی پوتی اور تین طرح
کی رضاعی نواسی اور اس عورت کی نسبی سگی
بہن اور نسبی سوتیلی بہن اور نسبی متری بہن
میں سے ہر ایک کی رضاعی بیٹی اور تین طرح کی
رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی نواسی اور
اس عورت کی تین طرح کی رضاعی سگی بہن اور
تین طرح کی رضاعی سوتیلی بہن اور تین طرح رضاعی

میتری ہیں ان میں سے ہر ایک کی نسبی بیٹی
اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی اور رضاعی بیٹی
اور تین طرح کی رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی
نواسی ہیں جب تک کہ وہ عورت اپنے نکاح
میں ہے تب تک اس عورت کے رضاعی سگاوت
والی اسیطرح کی عورتون کے ساتھ نکاح اپنا حرام
و نادرست ہے اور جب وہ عورت نکاح سے
اپنے دور ہو جاوے یا مر جاوے تب اس
عورت کی ان جیسی رضاعی سگاوت والیون
میں سے کسی ایک عورت کے ساتھ نکاح اپنا
درست ہے مسئلہ آزاد مرد کے نکاح

مین چار عورتین ہوتے اس نے پانچوین عورت
کے ساتھ نکاح کرنا حرام و نادرست ہی اور
غلام کے نکاح مین دو عورتین ہوتے تیسری
عورت کے ساتھ اس نے نکاح کرنا درست نہین
مسئلہ آزاد مرد نے اپنی جورو کو تین طلاق
اور غلام نے اپنی جورو کو دو طلاق دئے
پر یا دوسری کوئی طلاق بائین دئیے پر وہ عورت
عدت مین بیٹھتے اسکی بہن کی جیسی دوسری قسم
کی پانچوین طرح مین لکھی ہوئی اسکی نسبی ناتے
والی عورتون مین سے اور تیسری قسم کی
بارہوین طرح مین لکھی ہوئی اسکی رضاعی ناتیوالی

عورتون مین سے کسی ایک عورت کے ساتھ
نکاح اسکا امام شافعی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے
نزدیک درست ہی اور امام اعظم صاحب
رحمت اللہ علیہ کے نزدیک درست نہین اسیطرح
وہ طلاق بائن دی ہوئی عورت عدت مین
ہووے پانچوین عورت کے ساتھ آزاد مرد نے
اور تیسری عورت کے ساتھ غلام نے نکاح
کرنا شافعیون کے نزدیک درست ہی اور حنفیون
کے نزدیک درست نہین مسئلہ آزاد
مرد کی جورو آزاد ہو یا کسی کی لونڈی اس کو اپنے
تین طلاق دے پر اور غلام کی جورو آزاد ہو

یا کسیکی لونڈی اس نے اس کو دو طلاق دے

پر پھر اسی جورو طلاق دئی ہوئی کے ساتھ نکاح کر نیکا

اوراده کرے تو شرط ہیجی کہ پہلے وہ عورت عدت

گذرے پر دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرے

اور وہ دوسرا شخص اس عورتکو وطی کر کر اپنے نکاح سے

دور کرے تب اس پہلے مرد نے اس عورت

کے ساتھ عدت گذرے پر نکاح کرنا درست ہے

اور ایسا نہو تو درست نہین یعنی اس عورت نے

دوسرا خاوند کئی نہو گی لیکن اس دوسرے خاوند

نے اس کے ساتھ وطی کرنے کے آگے اسے

اپنے نکاح سے دور کئی ہوگی تو اس پہلے خاوند نے

اس عورت کے ساتھہ نکاح کرنا درست نہیں اور
امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک آزاد
مرد کی جورو اگر آزاد ہو تو اسکو اس نے تین طلاق
دئے پر اور کسی کی لونڈی ہو تو اُس کو اس نے
دو طلاق دئے پر اور غلام کی جورو اگر آزاد
ہے تو اسکو اُس نے تین طلاق دئے اور کسیکی لونڈی ہو تو
اُسے اسنے دو طلاق دئے پر وہ عورت دوسرے
شخص کے ساتھہ نکاح کرے اور وہ دوسرا خاوند
وطی کئے پر اُسے اپنے نکاح سے دور کرے
تب اس عورت کے ساتھہ اسکے پہلے خاوند نے
نکاح کرنا درست ہے اور ایسا نہو تو درست نہیں

مسئلہ اگر کسی شخص نے وجہ شرعی سے کوئی
لونڈی خرید کی ہو یا ورثے سے پا ہبہ وغیرہ
سبب سے اسکی ملکت مین آئی ہو تو اُس نے اُس
اپنی لونڈی کے ساتھہ نکاح کرنا درست نہین بلکہ
بدون نکاح کے وہ لونڈی اسپر حلال ہے اتنا
اس زمانے مین بدون نکاح کے کوئی سُرّیہ رکھنا
بہتر نہین بلکہ بہتر یہہ ہے کہ اسے آزاد کر کے
اس سے نکاح کرے مسئلہ آزاد شخص نے
دوسرے شخص کی لونڈی کے ساتھہ نکاح کرنا درست
نہین مگر جبکہ اس شخص کے نکاح مین دوسری عورت
وطی کے لایق نہو یا اس کے ملک مین کوئی لونڈی

وطی کے لایق نہو یا کوئی آزاد عورت نکاح
کرنے کے لئے اسیسر نہوتی ہو یا اس کے
نزدیک یا اس کے بیٹے پوتے کے نزدیک
آزاد عورت کے ساتھہ نکاح کرنیکا خرچ نہوگا
اور اسے شہوت غالب ہونے کے سبب
اور پرہیزگاری اسمین کم ہونے کے سبب اپنے
سے زنا صادر ہونیکا خوف رکھتا ہوگا تو اسنے
دوسرے کی لونڈی مسلمان کے ساتھہ نکاح کرنا
درست ہے اور ایسا نہو تو درست نہین اور
امام اعظم رحمت اللہ علیہ کے نزدیک ہر حال مین
اسنے دوسرے کی لونڈی سے ساتھہ نکاح

زنا درست ہے مسئلہ جب کسی شخص نے
اپنی جورو پر زنا کی تہمت لگا کر اس نے اور
اسکی جورو نے لعان کرنے کی ترتیب سے
لعان کیا ہو تو وہ عورت اس کے نکاح سے
رد ہو کر پھر اس کے نکاح مین آنا ہرگز درست
نہین اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
کے نزدیک اگر اس عورت مین یا مرد مین لعان
کی صفت رہی نہوگی یعنے ان دونو کو یا دونو
مین سے کسی ایک کو زنا کی یا گالی کی حد ماری
جانے سے یا دوسرے سبب سے لایق
شہادت کے رہے نہون گے یا وہ مرد پھر اپنے کو

جھوٹلاتا ہوگا تو ان دونو کا نکاح پھر دوبارہ ہونا
درست ہی اور ترتیب لعان کرنے کی اور
احکام اور شرطین اس کے پانچوے باب مین
آوینگے انشاء اللہ تعالے

باب دوسرا

مہر کے بیان مین تو جاننا ہئے کہ جو چیز بسبب نکاح
کرنے کے یا سبب وطی کرنے کے عورت کے لئے
مرد پر لازم و ثابت ہوتی ہی اسکو مہر کہتے ہین وسی چیز اگرچہ ایک
پیسیکا مال ہو یا ایک پیسا ہو وسی چیز یا پیسا
مہر ٹھیرانا درست ہے اور امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین دس درہم سے یا دس روپ...

مسئلہ مین
... جتنی ...
جتنی ...

کی قیمت سے مہر ہونا درست نہین بوجھا چاہئے
کہ ایک درہم یہان کی سورتی پاولی سے کچھ
زیادہ وزن مین ہوتا ہی یعنے دس درہم کے
سورتی پاولے تین روپئے تک ہوتے ہین اور
مثقال ساڑھے چار گو زن سنا ہی پس ایک
مثقال وزن شنتے کے تولہ اٹھارہ روپئے
کی قیمت سے پاونے ساتھ روپئے ہوتے ہین
مسئلہ سنت ہی کہ مہر روپا ہو چنانچہ درہم
یا روپئے اور پانسو درہم سے زیادہ زیادہ نہو
مسئلہ ناکح نے منکوحہ کے ساتھ وطی کرنے سے
اگرچہ حیض کی حالت مین ہو یا دونون سے ایک

کرنے سے مہر کامل اور پوری ناکح کے ذمے پر
یا اس کے مال مین منکوحہ کے لئے ثابت ہوتی ہے
اور امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تین ناکح
نے منکوحہ کے ساتھ وطی کرنے سے یا دونو
سے ایک مرنے مین جیسی کامل اور پوری مہر
ناکح کے ذمے پر یا اس کے مال مین ثابت ہوتی ہے
ویسی ہی ناکح نے منکوحہ کے ساتھ خلوت
کرنے سے یعنے ایک گوشے مین اکیلے اور
بیحرکت ملاقات کرنے سے کامل اور پوری مہر ناکح
کے ذمے پر ثابت ہوتی ہے اگرچہ وطی کئی نہو
مسئلہ جب ناکح منکوحہ کے ساتھ وطی کرینگے

آگے منکوحہ کو طلاق دیکر یا دوسرے وجہ کے ساتھ
اپنے نکاح سے دور کرے تو ٹھری ہوئی مہر میں
سے آدھی مہر اس منکوحہ کے لئے ناکح پر لازم وثابت
ہوتی ہے مسئلہ نکاح کرتے وقت ناکح
نے منکوحہ کے لئے کچھ مہر ٹھرائی نہوگی تو اس منکوحہ
نے اپنے لئے مہر ٹھرانیکا تقاضا ناکح پر کرنا درست ہے
اما اگر بدون مہر ٹھراتے کے اگر ناکح اس منکوحہ کو
وطی کرنے کے آگے طلاق دیکر یا فسخ وغیرہ کے
ساتھ اپنے نکاح سے دور کرے تو اس منکوحہ
کے لئے ناکح پر کچھ مہر لازم آتی نہیں بلکہ ناکح نے
ایسی منکوحہ کو آگے وطی کے اپنے نکاح سے

دور کئے پر اس کے لئے متعہ یعنے کپڑے دینا ہی
اور وہ کپڑے تیس درہم سے یعنے یہان کے
سورقی سوا اسباب روپئے کی قیمت سے کم نہونا
مستحب ہے اور حنفیون کے نزدیک یون ہی
کہ وہ متعہ پانچ درہم سے کم نہووے

باب تیسرا

طلاق دینے کے بیان مین بوجھا چاہئے
کہ عقد نکاح کھولدینے کو طلاق بولتے ہین
مسئلہ طلاق واقع ہونے کے لئے شرط ہی
کہ وہ طلاق دینے والا عاقل و بالغ ہووے
پس اگر وہ طلاق دینے والا بالغ نہو یا دیوانہ ہو تو

اس نے اپنی جورو کو طلاق دے سے نے طلاق
واقع ہوتی نہین اور جس پر زبردستی کی جانے
کے سبب اس نے اپنی جورو کو طلاق دی ہو تو طلاق
اسکی امام شافعی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے
نزدیک ہوتی نہین اور امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کے نزدیک ہوتی ہے **مسئلہ**
شراب جیسی نشہ کی چیز پی نے سے یا کھانے
سے مست ہو کر ویسی حالت مین یا غصے کی حالت
مین یا ٹھٹے سے اپنی جورو کو طلاق دیوے
تو دونو مذہب مین طلاق اسکی واقع ہوتی ہے
اور حنفیون مین سے امام کرخی صاحب اور امام

طحاوی صاحب کا مختار قول یہہ ہے کہ شراب
پیکر مست ہونیکی حالت مین طلاق دیوے تو وہ
طلاق واقع ہوتی نہین مسئلہ اگر کوئی شخص
عاقل و بالغ اپنی جورو کو کہے کہ طلاق دی مین
نے تجھکو یا تو طلاق والی ہے یا تو طلاق طلاق
دی ہوئی ہے یا اے طلاق والی یا طلاق دی
مین نے میری عورت فلانی کو یا طلاق دی مین نے
میری جورو فلانی کو یا میری جورو فلانی طلاق
والی ہے یا میری عورت فلانی طلاق والی ہے
یا میری جورو فلانی طلاق دی ہوئی ہے یا میری
عورت فلانی طلاق دی ہوئی ہے اِن لفظون

سے دونون مذہب مین ایک طلاق واقع ہوتی ہے
طلاق دینے کی نیت کرے یا نہ کرے مگر
تین طلاق کی نیت کرے تو شافعی مذہب مین
تین طلاق ہوتے ہین اور حنفی مذہب مین تین
طلاق ہوتے نہین مسئلہ اگر کوئی شخص
عاقل و بالغ اپنی جورو کو کہے جدی کئی مین نے
تجھکو یا تو جدی کئی ہے یا چھوڑ دی مین نے
تجھکو یا جدی کی مین نے میری جورو فلانی کو
یا جدی کی مین نے میری عورت فلانی کو یا
جورو میری فلانی جدی کئی ہوئی ہے یا عورت
میری فلانی جدی کئی ہوئی یا چھوڑ دی مین نے

میری جورو فلانی کو یا چھوڑدی مین نے عورت
فلانی کو یا میری جورو فلانی چھوڑدی ہوئی ہے
یا میری عورت فلانی چھوڑدی ہوئی ہے ان
لفظون مین سے ہر ایک لفظ کے ساتھ اپنی جورو
کو طلاق دیوے تو امام شافعی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوتی ہے
طلاق دینے کی نیت کرے یا نہ کرے اور حنفیون
کے نزدیک ان لفظون سے بدون نیت کے طلاق
واقعہ ہوتی نہین اما ان لفظون سے دو یا تین
طلاق کی نیت کرے تو اسکی نیت کے موافق
دونو مذہب مین دو یا تین طلاق واقعہ ہوتی نہین

مسئلہ اوپر گذرے ہوئے طلاق کے لفظون
مین کسی ایک لفظ کے ساتھہ دو طلاق یا تین طلاق
ایسا لفظ ملاوے تو اس کے کہے کے موافق دو
یا تین طلاق واقع ہوتے ہین مسئلہ طلاق کا
لفظ عربی سے ہونا شرط نہین بلکہ جیسے عربی جاننے
والے نے عربی لفظ کے ساتھہ طلاق دینے مین
طلاق ہوتی ہے ویسی ہی ان لفظون کے ہندی وغیرہ
ترجمہ سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے اما عربی کے
معنے نہ جاننے والا عربی لفظ کے ساتھہ طلاق کا
صیغہ کہے تو طلاق واقع ہوتی نہین مسئلہ
طلاق کا لفظ طلاق دینے والے نے آپ

سنے جیا منہہ سے کہنا شرط ہے پس اگر لفظ
طلاق کا منہہ سے نہ کہتے فقط قلم سے لکھے
تو اس لکھنے کے ساتھہ طلاق دینے کی نیت کرے
تو طلاق ہوتی ہے اور نیت نکرے تو طلاق
ہوتی نہیں مسئلہ مرد نے اپنی جورو کو
طلاق دے تے کے لئے کسی کو وکیل کرنا درست ہے
اور جب چاہئے تب اس وکیل نے اس وکیل کرتے
ہارے کی جورو کو طلاق دینا بھی درست ہے
مسئلہ اگر مرد اپنے جورو کو کہے کہ دے تو
اپنے کو تو شرط ہے کہ اسی وقت وہ اسکی جورو اپنے
کو طلاق دلیوے یعنے کہے کہ طلاق دے لی میں نے

اپنے کو پس اگر تاخیر کرے یا درمیان دوسری
باتین کہکر پھر اپنے کو طلاق دلیوے تو وہ طلاق
اس عورت پر واقع ہوتی نہین

باب چوتھا

نکاح فسخ کرنے کے بیان مین بوجھا چاہئے کہ
عقد نکاح کا اصل سے اٹھا دے نے کو فسخ
بولتے ہین مسئلہ مرد اور جورو مین سے
کسی ایک کو دیوانگی ہو یا رکت پتی کی یا کوڑ کی
بیماری ہو اور دو شخص جاننے ہارے کہین کہ
یہہ بیماری مستحکم اور مضبوط ہو گئی ہی تو دوسرے کو
اختیار ہی کہ نکاح اپنا فسخ کرے اور جو کوئی عورت

رتقاء ہو یعنی اسکی شرمگاہ مین گوشت آنے کے
سبب فقط پیشاب کرنے کا سوراخ رہا ہو اور
وطی کرنے کا سوراخ نہ ہونے سے مرد اُسکا اس
سے وطی نکر سکے یا قرناء ہووے یعنی اسکی
شرمگاہ مین ایسی ہڈی ہو کہ مرد کو اس سے وطی
کرنے نہ ملتی ہووے تو اس عورت کے مرد کو اختیار
کہ نکاح اپنا فسخ کرے اور امام اعظم صاحب کے
کے مذہب مین اگر عورت دیوانی یا رگت پتی
والی یا رتقاء یا قرناء ہو تو اس کے مرد کو نکاح اپنا
فسخ کرنے کا اختیار نہین اور اگر مرد دیوانہ
یا کوڑھ والا یا رگت پتی والا ہو امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اور امام ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اسکی
جوروکو نکاح اپنا فسخ کرنیکا اختیار نہیں ہے اور امام
محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک وہ عورت
نکاح اپنا فسخ کرنے کو مختار ہے مسئلہ
اگر کوئی ﴿ شخص عنین یعنے ایسا سست ہوگیا
ہووے کہ اپنی جورو ساتھ وطی نہ کر سکے اور نکاح
ہوئے پر بھی ایک مرتبہ بھی اس عورت کے
ساتھ وطی کئی نہو گی اور اس عورت نے قاضی کے
نزدیک فریاد کی کئے پر عنین ہونا اس مرد کا اسکے
اقرار سے یا اس کے اقرار کے گواہوں سے
یا وہ مرد قسم کھاتا نہوگا تو اس عورت نے قسم کھائی ہے

ثابت ہوا ہوا اور وہ عورت نکاح اپنا فسخ کرنے
چاہتے ہوگی تو پہلے قاضی نے ایک برس کی مدت
دینا ضرور ہے پھر بعد ایک برس کے اس عورت نے قاضی
کے نزدیک فریاد دہوئی پر اگر مرد کہیگا کہ مین نے
اس عورت کے ساتھ وطی کئی ہے اور وہ عورت
قبول نکرے تو اس مرد کو قسم دیکر سچا وین گے
اگر قسم کھانے سے باز آوے اور عورت
قسم کھاوے یا وہ مرد خود وطی نکرنے کا
اقرار کرے تو اس عورت کو اختیار ہے کہ
نکاح اپنا فسخ کرے اما ایک برس کی مدت مین
ایک مرتبہ بھی وطی کئی ہو تو اس عورت کو نکاح اپنا فسخ

کرنیکا اختیار نہین رہتا مسئلہ دیوانگی

یا کوڑکی یا گلیت پتی کی بیماری یا رتق یا قرن

یا عنین ہونا ان سب مین سے کسی ایک سبب کے

ساتھ نکاح فسخ کرنیکا اختیار مرد کو یا عورت

کو اور پر گذرے موافق جو ہوتا ہی سو ترستاہو تاہی

یعنی عنین ہونے کے سوا باقی کے دوسرے سب

قاضی کے نزدیک ثابت ہوتے ولیا ہی

نکاح فسخ کرنے کو طلب کرے اور عنین ہونے

مین قاضی نے ٹھہرائی ہوئی مدت ایک برس کی

گذرے پر ویسا ہی وہ عورت نکاح اپنا

فسخ کرنیکو طلب کرے پس اگر نکاح فسخ

رنیوالا تاخیر کرے یا عورت مرد سے راضی ہوجاوے
یا عنین ہونے مین بعد برس کے پھر دوسری عدت
وسے سے ہمانیکے تو اختیار نکاح فسخ کرنیکا
باطل ہوجاتا ہی اور امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کے مذہب مین سے علما فرماتے ہین کہ اگر
کسی عورت نے اپنے مرد کو عنین دیکھکر مدت
تک فریاد کی نہو یا آئے فریاد کرکے مدت تک چپکی
رہگئی ہو یا قاضی سے ایک برس کی مدت دیئی ہوئی
گذرے پر مدت تک قاضی کے پاس فریاد کیئی
نہوگی تو نکاح فسخ کرنیکا اختیار اس عورت کا
باطل ہوتا نہین بلکہ جب چاہے فسخ نکاح اپنا فسخ

اڑنے کو مختار ہے مسئلہ اگر کوئی شخص
تنگ دست ایسا ہو جاوے کہ اپنی جورو کو
غریبہ نہ نان نفقہ اور کپڑا اور رہنے کا مکان دے سکے
یہانتک کہ ضروری خرچ کے موافق مزدوری
بھی بہم سے ہوتی ہو اور عورت اسکی فرمانبرداری
مین اور حکم مین ہو تو اس عورت نے قاضی
کے نزدیک اپنی عرض کی تنگدستی اور عاجزی ثابت
کر کے قاضی کے حکم سے نکاح اپنا فسخ کرا دے سکتی
ہے مگر چاہئے کہ قاضی اسے تین روز کی
مہلت دیوے پس اگر وہ شخص تین روز کے
اندر دیسکے بعد تنگ نان نفقہ اور کپڑا اور رہنیکا

مکان اُس عورتکو دیوے تو بہتر ہے اور نہ دیوے
تو تو تیس روز وہ عورت قاضی کے حکم سے
نکاح اپنا کرنے کو مختار ہے اور اگر وہ عورت
صبر کر کے اس مرد کے ساتھ رہنے کو راضی
ہو کر بعد چند روز کے پھر نکاح فسخ کرنیکا
ارادہ کرے تو پھر بھی وہ عورت قاضی کے
حکم سے نکاح اپنا فسخ کرنے کو مختار ہے اسیطرح
اگر کوئی شخص مفقود ہو جاوے یعنی کہاں
ہے اسکی اور اس کے مرے جینے کی خبر نہ ملے
اور اُسکی عورت اس کے جانے کے روز سے
اب تک اسکی فرمان برداری کی جگہہ میں ہو

اور راہ کے لئے اس نے کچھ خرچ رکھا ہو اور یہہ
سب قاضی کے نزدیک ثبوت کو پہنچے تو اس
عورت نے قاضی کے حکم سے نکاح اپنا فسخ
کرنا درست ہے اور امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کے مذہب کے علما فرماتے ہیں کہ جب کسی
عورت کا خاوند تنگدست اور عاجز ہووے
اور اس عورت کو نان نفقہ اور کپڑا اور رہنیکا
مکان مرد کے طرف سے مل سکتا ہو اور اس
عورت کو ضرر اور ایذا ہوتی ہو اور قاضی حنفی
مذہب والا ہے تو اس قاضی نے کسی شافعی
مذہب والے کو نائب کر کے اس کے ساتھ نکاح اسکا

فسخ کروانا درست ہی مسئلہ ہر ایک سبب
سے نکاح فسخ کرنے کے لئے قاضی کا حکم ہونا
شرط ہی اما اس محکمے مین قاضی نہووے یا کوئی
حکم یعنی پنچ اس نے اپنا نکاح فسخ کرنے کے
لئے حاکم بنانے کے لایق بھی وہان میسر آوے
یا وہ عورت خود ذات سے یا وکیل کر کے
قاضی کے نزدیک فریاد لیجا نہ سکے یا مرد کی
تنگدستی اور عاجزی وغیرہ عیبون کے گواہ ملتے
نہون یا قاضی فسخ کرنیکا حکم کرنے کے لئے
یا فسخ کرنے کے لئے کچھ رشوت پیسے
وغیرہ طلب کرتا ہوگا اور وہ عورت خوب جانتی

ہوگی کہ مرد اپنا تنگ اور عاجز ہے یا اوپر گذرے
ہوئے عیب برابر اسمین موجود مین تو وہ عورت
خود بخود نکاح اپنا فسخ کرنے کو مختار ہے اور ایسے
وقت مین جب وہ عورت نکاح اپنا خود بخود فسخ
کرے تب اسکی عدت گذرے پر اس کے ولی
نے یہان حکم کہ قاضی اس عورت کا نکاح کسی
دوسرے شخص کے ساتھ کر دینا درست ہے
بوجھا چاہیئے کہ قاضی جب کسیکا نکاح فسخ کرے
تب یہہ صیغہ کہے فَسَخْتُ النِّكَاحَ الْجَارِیْ
بَیْنَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانٍ
وَدَفَعْتُ اَحْكَامَهٗ وَقَطَعْتُ نِظَامَهٗ

وابطلت الزوجة بينهما واوقعت الفرقت
عليهما ودفعت الحل بينهما فسخ کردیا مین نے
وہ نکاح جوکہ جاری تھا فلان ابن اور فلانی بنت
فلان کے اور اٹھا دئیے مین نے احکام اس عقد کے
اور کاٹ ڈالا مین نے نظام اسکا اور باطل
کردیا مین ملاپ ان دونو کے درمیان اور ڈال
دی مین نے جدائی ان دونو پر اور اٹھا دیا
مین نے حلال ہونا درمیان سے ان دونون کے
اور جب خود مرد نکاح فسخ کرے تب صیغہ کہے
فسخت النکاح الجاری بینی وبین زوجتی
فلانۃ بنت فلان ودفعت احکامہ وقطعت

نِظَامَهُ وَاَبْطَلْتُ الزَّوْجِيَّةَ بَيْنَهُمَا وَاَوْقَعْتُ
الْفُرْقَةَ عَلَيَّ وَعَلَيْهَا وَدَفَعْتُ الْحِلَّ بَيْنِي وَبَيْنَهَا
فسخ کردیا مین نے وہ نکاح جو کہ جاری تھا درمیان
میرے اور میری جورو فلانی بنت فلان کے اور
اٹھا دئے مین نے احکام اس کے اور توڑ ڈالا
مین نے نظام اسکا اور باطل کردیا مین نے جورو
جورو پنا میرے اور اسکے درمیان سے اور
ڈال دی مین نے جدائی میرے پر اور اُس عورت
پر اور اٹھا دی مین نے حلیت میرے اور اسکے
درمیان سے اور جب خود عورت نکاح فسخ
کرے تب یہہ صیغہ کہے فَسَخْتُ النِّکَاحَ

الجاری بینی و بین زوجی فلان ابن فلان و رفعت
احکامہ و قطعت نظامہ و ابطلت الزوجیۃ
بینی و بینہ و اوقعت الفرقۃ علی و علیہ و
رفعت الحل بینی و بینہ فسخ کر دیا مین نے
وہ نکاح جو کہ جاری تھا درمیان میرے اور میرے
خاوند فلان ابن فلان کے اور اٹھا دیئے مین نے
احکام اس کے اور توڑ ڈالا مین نے لگاؤ اس کا
اور باطل کر دی مین نے زوجیت میرے اور اس کے
درمیان سے اور ڈال دی مین نے جدائی میرے
پر اور اسپر اور اٹھا دی مین نے حلیت اسکے اور
میرے درمیان سے

بکیم

باب پانچوان

لعان کے بیان مین بوجھا چاھیئے کہ مرد نے اپنی جورو پر زنا کی تہمت لگانے سے دونون نے ترتیب سے قسم کھانے کو لعان بولتے ہین مسئلہ جب کسی نے اپنی جورو کو زنا کرتی دیکھی ہووے یا وہ عورت فلان شخص کے ساتھ زنا کرتی ہے ایسا مشہور ہوکر اس نے بھی اس عورت کو اور اس شخص کو کسی وقت گوشہ مین بیٹھتے ملتے دیکھا ہووے اور اسے مضبوط گمان آیا ہو کہ اس عورت نے البتہ اس شخص کے ساتھ زنا کی ہوگی تو اسنے اپنی ایسی جورو کو

زنا کی تہمت لگانا یعنے اسے چھنال کہنا درست ہے
اور جب کسی نے اپنی جورو کے ساتھ مطلق وطی کی
ہو گی اور وہ عورت بچہ جنے یا وطی کئے کے بعد
چھ مہینے کے اندر یا چار برس کے اوپر بچہ جنے تو
اس شخص نے اس بچہ کی نفی کرنا یعنے وہ بچہ اپنا نہیں
کر کے بولنا لازم ہے اور جب وطی کئے کے بعد
چھ مہینے کے اوپر اور چار برس کے اندر بچہ جنے
اور درمیان اس کے اس عورت کو حیض آیا نہ ہو
تو اس بچہ کی نفی کرنا درست نہیں اور جب کسی شخص کو
اپنی جورو زنا کرتی ہے ایسا معلوم ہو کر اس نے
بچہ جنی سو اپنے نطفے سے ہے یا زنا سے ہی کر کے صاف

معلوم نہ پڑے تو اس شخص نے اس بچہ کی نفی کرکے لعان کرنا درست نہیں **مسئلہ** جب کوئی شخص اپنی جورو پر زنا کی تہمت لگاوے یا اسے بچہ پیدا ہوا سو اپنا نہیں کرکے بولے اور اُس کے نزدیک اِس عورت کے زنا کرنے پر یا وہ بچہ زنا کا ہونے پر چار معتبر شاہد نہوں تو اس نے اپنے پر سے حد گالی کی دفع کرنے کے لئے لعان کرنا درست ہے اور اس نے لعان کئے پر بھی اس عورت نے بھی اپنے پر سے حد زنا کی دفع کرنے کے لئے لعان کرنا درست ہے **مسئلہ** شرط ہے کہ وہ لعان کرنیوالا مرد عاقل و بالغ و مختار ہووے اور امام اعظم رح

ے مذہب کے علما فرماتے ہین کہ وے لعان کرنے
والے مرد اور جورو دونو اہل شہادت سے یعنی
عاقل و بالغ و آزاد ہون اور وہ عورت محصنہ
یعنی عاقلہ بالغہ آزاد ہوتے زنا کی تہمت سے
پاک بھی ہو مسئلہ لعان کرتے وقت مرد اور عورت
دونو روبرو حاضر ہون تو پہلے مرد چار مرتبہ کہے
اَشْهَدُ بِاللهِ اِنِّی لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْمَا رَمَیْتُ بِهٖ
هٰذِهٖ مِنَ الزِّنَا گواہی دیتا ہون مین قسم اللہ کی
تحقیق کہ مین البتہ سچ کہنے والون مین سے ہون اس
عورت کو زنا کی گالی دیتے مین اور پانچوے
مرتبہ کہے اَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَیَّ اِنْ کُنْتُ مِنَ

الکاذبین فیما رمیت بہٖ من الزنا تحقیق
لعنت خدا کی ہو جیو مجھپر اگر ہونگا مین جھوٹ کہنے
والون مین سے اس عورت کو زنا کی گالی دینے
مین سے پھر عورت چار مرتبہ کہے اشھد با
للہ انک لمن الکاذبین فیما رمیتنی بہٖ من
الزنا گواہی دیتی ہون مین قسم اللہ کی تحقیق کہ
تو البتہ جھوٹ کہنے والون مین سے ہے مجھکو زنا
کی گالی دینے مین اور پانچوے مرتبہ کہے
ان غضب اللہ علی ان کنت من الصادقین
فیما رمیتنی بہٖ من الزنا تحقیق کہ غضب اللہ کا ہو جیو
مجھپر اگر ہوگا تو سچا کہنے والون مین سے مجھکو زنا کی

گالی دینے مین اور جب مرد لعان کرتے وقت
عورت حاضر نہو اور عورت لعان کرتے وقت
مرد حاضر نہو تو پہلے مرد چار مرتبہ کہے
اَشْہَدُ بِاللّٰہِ اِنِّیْ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْمَا رَمَیْتُ
بِہٖ زَوْجَتِیْ فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانٍ مِنَ الزِّنَا
گواہی دیتا ہون قسم اللہ کی تحقیق کہ مین البتہ
سچا کہنے والون مین سے ہون میری جورو فلانی
بنت فلان کو زنا کی گالی دینے مین اور
پانچوے مرتبہ کہے اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَیَّ اِنْ
کُنْتُ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ فِیْمَا رَمَیْتُ بِہٖ زَوْجَتِیْ
فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانٍ مِنَ الزِّنَا تحقیق لعنت

کہنا ہے وہان لعنت کا لفظ کہیگی یا پہلے ہر ایک
نے چار چار مرتبہ صیغہ اشہد باللہ کا کہنا ہے
سو نہ کہتے پہلے ہی سے صیغہ لعنت کا اور غضب کا
کہہ دیوینگے تو ان صورتون مین لعان درست
ہوتا نہین مسئلہ شرط ہے کہ لعان
قاضی کے حکم سے ہووے اور لعان کا صیغہ
مرد اور عورت کو قاضی پڑہاوے اور پہلے مرد
لعان کرے بعد اس کے عورت لعان کرے
اور ایسا نہو تو لعان درست ہوتا نہین اتنا
لعان کا صیغہ عربی سے ہونا شرط نہین بلکہ
وے دونون عربی زبان سمجھتے نہ ہونگے تو

اوپر لکھے ہوئے عربی صیغون کا ترجمہ ہندی زبان
مین یا انکی دوسری زبان مین پڑھنا شرط ہے
اور ایک وجہ مین یون ہے کہ اگر وے دونوز
عربی سمجھتے ہون گے تو عربی زبان مین صیغہ لعان
کا پڑھنا شرط ہے بنا بر اس کے صیغہ لعان کا زبان عربی
مین پڑھ کر ترجمہ بھی اسکا انکی زبان مین پڑھا دیوے
تو بہتر ہے مسئلہ سنت ہے کہ لعان کرنے
کو واسطے پیدا ہونے کے لئے وہ لعان اچھے
قبولیت کے وقتمین چنانچہ جمعہ کے روز عصر کے
بعد اور بزرگ جگہہ مین چنانچہ بیت المقدس
مین صخرہ کے نزدیک اور مکہ معظمہ رکن اور بقا

مسئلہ جب مرد کہے کہ قسم اللہ تعالے کی
یا قسم رحمٰن کی یا قسم رحیم کی البتہ وطی نکرونگا
مین میری جورو فلانی کے ساتھ فلان مدّت تک
یا کہے فلان مدّت تک میری جورو فلانی کے
ساتھ وطی کرونگا تو اُسکو یا فلانی میری جورو
کو طلاق ہی یا فلان رکعت نماز یا فلان روزے
یا حج میرے پر لازم ہوگی تو ایسا کہنے سے اگر وہ
مدّت چار مہینے سے زیادہ ہی تو ایلاء ہو
جاتا ہی اور جب وہ مدّت چار مہینے سے کم
ہو یا مرد عنین یعنے سست مجبوب یعنی آلت کٹا
ہو تو ان صورتون مین ایلاء ہوسکتا نہین اما

جب وہ مدت برابر چار مہینے ہو تو امام شافعی صاحب
رحمت اللہ علیہ کے مذہب مین ایلاء ہوتا نہین اور
امام اعظم صاحب رحمت اللہ علیہ کے مذہب مین
ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایلا کئے
پر قاضی کے نزدیک فریاد جاوے تو قاضی نے
چار مہینے کی مدت ٹھرائی چاہئے پھر اگر وہ شخص
اپنی جورو کے ساتھ اس چار مہینے کی مدت مین وطی کرے تو
بہتر ہے اور نکرے تو پھر وہ عورت قاضی کے
نزدیک فریاد کرے پر قاضی اس شخص کو کہے
کہ وطی کر تو اس عورت کے ساتھ یا طلاق دے
تو اسکو پس اگر وطی کرے تو بہتر ہے اور کچھ

حرکت نہ ہووے وطی نکرے تو امام شافعی صاحب
رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب مین اس عورت کو اس
شخص کے طرف سے قاضی نے طلاق دینا درست
ہے اور حنفی مذہب کے علماء فرماتے ہین کہ بدون
طلاق دینے قاضی کے اس عورت کو فقط ایلاء سے
طلاق ہوتی ہے اور جب شافعی مذہب کے موافق
اس عورت کو قاضی طلاق دیوے تب کہے طلاق
دیئی مین نے تجھکو تیرے خاوند فلان ابن فلان
کے طرف سے اور عورت حاضر نہو تو کہے طلاق
دیئی مین نے فلانی بنت فلان اس کے خاوند
فلان ابن فلان کی طرف سے

باب ساتواں

خلع کے بیان میں بوجھا چاہیئے کہ مرد نے اپنی جورو
کو کچھ پیسے وغیرہ عوض لیکر اپنے نکاح سے دور کریکا
خلع بولتے ہیں مسئلہ خلع درست ہونیکے
لئے شرط ہے کہ وہ خلع کرنے والا مرد عاقل و بالغ
ہووے اور عورت خلع قبول کرے تو شرط ہے کہ وہ عورت
اپنے مال کی تصرف کی مالک ہووے اور جب وے
دو نو ایسے نہوں تو خلع درست ہوتا نہیں
مسئلہ عوض خلع کا تھوڑا یا بہت سونا یا
روپیا پیسے یا کسی چیز کا فایدہ ہو تو درست ہے

مسئلہ خلع کرنے والے مرد نے یا عورت
خلع قبول کرنیوالی نے کسی مرد کو یا عورت کو
وکیل کرنا درست ہے مسئلہ عورت کے
سوا اور اس کے وکیل کے سوا دوسرے اجنبی شخص نے
یا اس عورت کے باپ نے اپنے ذمے پر کچھ پیسے
وغیرہ قبول کر کے خلع کرنا درست ہے برابر ہے
کہ وہ عورت اس خلع سے راضی ہو یا نہ ہو مسئلہ
خلع کرنے مین ایجاب وقبول ہونا شرط ہے پس
جب مرد اپنی جورو کے ساتھ خلع کرے تب کہے
خلع کیا مین نے تجھکو اتنے پر اور عورت کہے کہ
قبول کیا مین نے خلع میرا اتنے پر اور جب مرد